استفتاء (سوال)، شوہر (محمد ریاض) کا بیان

میں حلفاً کہتا ہوں کہ میرا اپنی بیوی سے جھگڑا ہوا جس پر میں نے اسے ایک بار طلاق دیدی، جس کے الفاظ یہ تھے کہ " تجھے طلاق ہے "اس کے بعد میری بیوی اپنے والدین کے گھر چلی گئی، اس کے علاوہ کبھی طلاق نہیں دی، موقع پر میری بیوی کے علاوہ کوئی نہیں تھا، البتہ بعد میں بھائی نے آکر طلاق کے بارے میں پوچھا تھا تو اسے بھی میں نے یہی بتایا تھا کہ میں نے ایک طلاق دی ہے، اب پوچھنا یہ کہ ہم دوبارہ اکٹھے رہ سکتے ہیں یا نہیں؟

نیز یہ بھی واضح رہے کہ میری بیوی حاملہ بھی ہے۔

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۷۱/۵
مورخہ ۱۴۳۹/۷/۱۵
۲۰۱۸/۴/۳

بیوی (شبانہ بی بی) کا بیان

میں بھی حلفاً کہتی ہوں کہ میرے شوہر نے جو بیان دیا ہے وہ درست ہے اور اس نے مجھے صرف ایک ہی طلاق دی تھی، اس کے علاوہ پہلے یا بعد میں کبھی کوئی طلاق نہیں دی، اب ہم دوبارہ اکٹھے رہ سکتے ہیں یا نہیں؟

شوہر کے بھائی (فقیر حسین) کا بیان

میرا گھر اپنے بھائی سے کچھ فاصلہ پر ہے، میں نے اپنی بھابی کو دیکھا کہ وہ گھر سے جا رہی ہے تو میں نے اس سے پوچھا کہ کیوں جا رہی ہو تو اس نے کہا کہ تمہارے بھائی نے مجھے طلاق دیدی ہے، میں اپنے بھائی کے پاس آیا اور پوچھا تو اس نے کہا کہ میں نے جو بھی کیا ٹھیک کیا ہے، پھر میں نے پوچھا کہ کتنی طلاقیں دی ہیں تو اس نے کہا کہ میں نے صرف ایک طلاق دی ہے۔

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

مستفتی: محمد ریاض

پتہ: نور شاہ تلائی، کوٹ ادو

موبائل: 03056894635

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلّیاً

بطورِ تمہید عرض ہے کہ مفتی غیب نہیں جانتا، وہ تحریر کے مطابق سوال کا جواب دے دیتا ہے، تحریر کے سچ اور جھوٹ کی ذمہ داری سوال پوچھنے والے پر ہوتی ہے، غلط بیانی کے ذریعہ فتویٰ حاصل کرنے سے حرام، حلال نہیں ہوتا، بلکہ حرام بدستور حرام ہی رہتا ہے اور غلط بیانی کا مزید وبال بھی اپنے اوپر ہوتا ہے، لہٰذا اپنی قبر و آخرت کو سامنے رکھ کر فتوی لینا چاہئے، اور چند روزہ زندگی کیلئے اپنی آخرت برباد نہیں کرنی چاہئے۔

مذکورہ بالا تمہید کے بعد عرض ہے کہ سوال میں ذکر کردہ بیانات اگر واقعۃً درست ہیں، ان میں کسی قسم کی کوئی غلط بیانی نہیں کی گئی اور اس واقعہ سے قبل یا بعد میں آپ نے مزید کوئی طلاق نہیں دی تو جب آپ نے اپنی بیوی کو ایک مرتبہ کہا کہ "تجھے طلاق ہے" تو اس سے آپ کی بیوی پر ایک طلاقِ رجعی واقع ہو گئی۔ جس کا حکم یہ ہے کہ آپ عدّت کے اندر رجوع کر سکتے ہیں، اور اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنی مطلّقہ بیوی کے علم میں لا کر دو گواہوں کے سامنے یہ الفاظ کہہ دیں کہ میں نے اپنی مطلّقہ بیوی کو دوبارہ اپنے نکاح میں لوٹا لیا تو اس سے رجوع ہو جائیگا، اور حمل کی صورت میں اگر وضع حمل (بچہ پیدا ہونے) تک رجوع نہیں کیا تو عدّت ختم ہو جائے گی اور پھر رجوع نہیں ہو سکے گا، البتہ اس کے بعد دونوں کی رضامندی سے نئے مہر کے ساتھ نیا نکاح ہو سکتا ہے، نیز دونوں صورتوں (رجوع یا عدت کے بعد نیا نکاح) میں آئندہ کے لئے آپ کو صرف دو طلاقوں کا اختیار رہیگا، اس لئے آئندہ طلاق کے بارے میں بہت احتیاط کرنے کی ضرورت ہے۔

قال الله تعالي – [الطلاق : 4]:

وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا

وفي الدر المختار – (3 / 247):

باب الصريح (صريحه ما لم يستعمل إلا فيه) ولو بالفارسية (كطلقتك وأنت طالق ومطلقة)...(ويقع بها) أي بهذه الألفاظ وما بمعناها من الصريح...(واحدة رجعية)

وفي الفتاوى الهندية – (3 / 363):

إذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حُبْلَى أَوْ حَائِضٌ أَوْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ الدُّخُولِ فَقَضَى قَاضٍ بِبُطْلَانِ طَلَاقِ الْحَامِلِ أَوْ الْحَائِضِ، وَبِبُطْلَانِ مَا زَادَ عَلَى الْوَاحِدَةِ كَمَا هُوَ

(جاری ہے ---)

دار الافتاء جامعہ مظاہر العلوم

مَذْهَبُ الْبَعْضِ لَا يَنْفُذُ قَضَاؤُهُ

وفي الفتاوى الهندية – (ج 1 / ص 470):

وإذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية أو تطليقتين فله أن يراجعها في عدتها رضيت بذلك أو لم ترض كذا في الهداية.

وفي حاشية ابن عابدين – (ج 3 / ص 401):

فالسني أن يراجعها بالقول ويشهد على رجعتها ويعلمها ولو راجعها بالقول ولم يشهد أو أشهد ولم يعلمها كان مخالفا للسنة كما في شرح الطحاوي ا هـ- قلت وكذا لو راجعها بالفعل ولم يشهد ثانيا.

وفي الهداية شرح البداية – (ج 2 / ص 6):

وإذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية أو تطليقتين فله أن يراجعها في عدتها رضيت بذلك أو لم ترض لقوله تعالى { فأمسكوهن بمعروف } من غير فصل ولا بد من قيام العدة لأن الرجعة استدامة الملك ألا ترى أنه سمى إمساكا وهو الإبقاء وإنما يتحقق الاستدامة في العدة لأنه لا ملك بعد انقضائها والرجعة أن يقول راجعتك أو راجعت امرأتي وهذا صريح في الرجعة ولا خلاف فيه بين الأئمة.

الجواب صحيح

محمد عبد الجليل عفی عنہ

رئیس دارالافتاء جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

۱۵/ربیع الثانی/۱۴۳۹ھ

۰۳/جنوری/۲۰۱۸ء

والله تعالی اعلم بالصواب

محمد عاصم عصمہ اللہ تعالی

دارالافتاء جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

۱۵/ربیع الثانی/۱۴۳۹ھ

۰۳/جنوری/۲۰۱۸ء

مفتی

دار الافتاء